14

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۱۶ ررمضان ۱۳۹۱ھ ۔ ۶ رنبوت ۱۳۵۰ ہش ۔ ۶ رنومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۵۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بہت ہیں جو زبان سے خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن درحقیقت انکے اندر دہریت ہوتی ہے

یہ بہت ضروری ہے کہ تم دعاؤں کے ذریعے خدا کی معرفت کے طلبگار رہو

"معرفت ایک ایسی شئے ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ ادنیٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسّو اور مچھّر کی جب معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک اُن سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا جو قادرِ مطلق ہے اور علیم اور بصیر ہے اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اس کے احکام کے برخلاف کرنے میں انسان اس قدر جرأت کرتا ہے۔ اگر سوچ کر دیکھوگے تو معلوم ہوگا کہ معرفت نہیں۔

بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ اُن کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دُنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں تو خدا تعالےٰ کے قہر اور اُس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اِس لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دُعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اُس وقت حاصل ہوگا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دُعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے اُن کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دُعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا تعالےٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا۔ تب تک وہ سچّی نماز ہرگز نہ ہوگی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دِل بھی محسوس کرے کہ رُوح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ اُلوہیت پر گر پڑے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۲ و ۱۲۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۵ رنبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۵ رنبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کیساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برادرم مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نائب وکیل المال ثانی کو ۲ رنومبر ۱۹۷۱ء بروز منگل بچی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صادقہ نبیلہ رکھا ہے۔ نومولودہ محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) کی پوتی اور مکرم صوبیدار غلام رسول صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤ الدین کی نواسی ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت اور تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور اسے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

(چوہدری سمیع اللہ سیال نائب وکیل المال اوّل)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۵ رنبوت ۱۳۵۰ ہش (۵ رنومبر ۱۹۷۱ء) میں صفحہ ۳ پر خطبہ جمعہ کی تاریخ غلطی سے ۸ راخاء ۱۳۵۰ ہش (۸ راکتوبر ۱۹۷۱ء) لکھی گئی ہے۔

اصل تاریخ ۸ رصلح ۱۳۵۰ ہش مطابق (۸ رجنوری ۱۹۷۱ء) ہے۔

احباب تصحیح فرمالیں

مستحقین کیلئے گرم کپڑے بھجوائیں!

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدّظلہا العالی)

سردی کے ایام شروع ہو گئے ہیں۔ بہنیں مستحقین کے لئے خواتین کے گرم کپڑے، رضائی، کمبل، بچوں کے گرم کپڑے جلد سے جلد بھجوائیں۔

یُوں بھی رمضان المبارک میں خدمت کے موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے۔

مریم صدیقہ

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریکِ دُعا

محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت اس وقت تک ہمارے چودہ (۱۴) ڈاکٹر صاحبان ارضِ بلال رض میں پہنچ چکے ہیں اور غانا۔ سیرالیون۔ گیمبیا اور نائیجیریا میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح آٹھ (۸) اساتذہ بھی مغربی افریقہ میں پہنچ کر مصروفِ عمل ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں ان سب کے لئے خاص دُعائیں کریں تا اللہ تعالےٰ کی رضا کی خاطر انہیں اہلِ افریقہ کی خدمت کی توفیق ملے اور وہ اسلام کے نام کو بلند کرنے والے بنیں اور اپنے وطنِ عزیز پاکستان کی شان کو بڑھانے کا باعث بنیں۔ نیز ہمیں اس پروگرام کو جلد از جلد مکمل کرنے کی توفیق ملے۔ (آمین)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

(مسعود احمد پبلشرز ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
۶ نبوت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی بشارتیں اور انکا ایک بنیادی تقاضا

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس آخری زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے اور اسی غرض کے تحت آپ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تاکہ یہ جماعت آپ کے فراہم کردہ دلائل و براہین اور عظیم الشان تائیدی نشانات کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی مہم کو کامیابی سے چلاتی چلی جائے۔ اور اُس وقت تک اس مہم کو جاری رکھے جب تک کہ اسلام عملاً ساری دنیا میں غالب نہ آجائے۔ اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو غلبۂ اسلام کی عظیم الشان بشارتوں سے بھی نوازا ہے۔ چنانچہ آپ نے ان بشارتوں کو خلاصۃً بیان کرتے ہوئے بڑی تحدی سے فرمایا ہے کہ :۔

"دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا (یعنی اسلام ہی ساری دنیا کا مذہب اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ساری دنیا کے پیشوا ہوں گے) مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھیگا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۵)

یہ عظیم الشان بشارت اُس آسمانی تقدیر کی آئینہ دار ہے جس کی رو سے اسلام کے بہرحال دنیا میں غالب آنے کا آسمانوں پر فیصلہ ہو چکا ہے لیکن یہ آسمانی تقدیر اور اسکے تحت ملنے والی غلبۂ اسلام کی عظیم الشان بشارات اس امر کی متقاضی ہیں کہ اس تقدیر کے بروئے کار آنے اور ان بشارتوں کے پورا ہونے کے سلسلہ میں ہم سے جن قربانیوں کا بھی مطالبہ کیا جائے ہم پوری بشاشت اور ذوق و شوق کے ساتھ وہ قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ قربانیاں پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس راہ میں جو تکالیف اور مصائب بھی ہمیں اُٹھانے پڑیں ہم انہیں بطیب خاطر اٹھائیں اور خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی خاطر ان تکالیف کے برداشت کرنے کو اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہوئے ان میں ایک لذت محسوس کریں۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے آج سے دو سال قبل ایک خطبۂ جمعہ میں غلبۂ اسلام کی اُس بشارت کا ذکر کرتے ہوئے جسے ہم اُوپر درج کر آئے ہیں احباب جماعت کو اس کے ایک بنیادی تقاضے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ چنانچہ فرمایا :۔

"لیکن اس درخت کی (جس کا تخم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں بویا گیا ہے اور جس کا بڑھنا اور پھلنا پھولنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر کیا گیا ہے) آبپاشی کے لئے اور اس کی حفاظت کے لئے اور اس کی نلائی کرنے کیلئے قربانی آپ نے دینی ہے۔ آسمان سے فرشتوں نے آکر یہ کام نہیں کرنا۔ اسلام کے غلبہ اور اسلام کی فتح کا بیج تو بو دیا گیا لیکن اگر وہ بیج اپنے نشو و نما کے لئے ہماری جانیں مانگے تو ہمیں جانیں قربان کر دینی چاہئیں، اگر وہ درخت یہ کہے کہ اے احمدیو! میں نے تمہارے خون سے سیراب ہونے کے بعد بڑھنا اور پھولنا ہے اور پھل دینے ہیں تو احمدیوں کو اپنے خون پیش کر دینے چاہئیں۔ اگر ہم سے یہ مطالبہ ہو کہ تمہارے روپے کی ضرورت ہے تو ہمیں اپنے اموال پیش کر دینے چاہئیں تاکہ ساری دنیا میں اسلام کے مبلغ پہنچیں اور اللہ تعالیٰ کا نام بلند کریں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت میں جو زبردست دلائل دیئے ہیں وہ دُنیا کے سامنے پیش کریں۔" (الفضل ۴ر دسمبر ۱۹۶۹ء)

اس خطبہ کے آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُوری جماعت کو اپنے اس عہد کی تجدید کرنے کی تلقین فرمائی کہ جماعت احمدیہ کے سب افراد وہ قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں گے جن کا غلبۂ اسلام کے درخت کی آبپاشی نشو و نما اور اسکے بار آور ہونے کے سلسلہ میں ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا :۔

"سو تخم تو بو یا گیا، یہ بڑھے گا اور پھولے گا اور ثمر آور ہوگا۔ لیکن اس تخم کی نشو و نما کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہے اسے ہم نے پیش کرنا اور مہیا کرنا ہے۔ غرض یہ عظیم بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں اور یہ عظیم قربانیاں ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ پس آؤ آج ہم یہ عہد کریں کہ ہم سے جس قسم کی عظیم قربانیوں کا مطالبہ کیا گیا ہے ہم اپنے ربّ کے حضور وہ قربانیاں پیش کریں گے تاکہ ہماری یہ عظیم خواہش کہ ہم اپنی زندگی میں اپنی آنکھوں سے ساری دنیا کے انسانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے عشق کو پیدا ہوتے دیکھیں، پوری ہو جائے۔" (الفضل ۴ر دسمبر ۱۹۶۹ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان ارشادات کی رُو سے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان بشارتوں کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ اس راہ میں جس قسم کی قربانیوں کا ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے ہم وہ قربانیاں پیش کرنے کیلئے ہر دم اور ہر آن تیار رہیں۔ ہم نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر یہ مطلوبہ قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کے عہد کی ایک دفعہ پھر تجدید کی ہے اپنے اس عہد کی روشنی میں ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہوئے حال ہی میں احباب کو مالی قربانیاں پیش کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے ہم اسپر والہانہ لبیک کہیں اور جلد از جلد پہلے سے آگے قدم بڑھاتے ہوئے اپنی مالی قربانیاں اپنے امام عالی مقام ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کر دیں اور مسابقت کی رُوح کا نہایت شاندار مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے عہد کو اس شان سے پُورا کر دکھائیں کہ نئے سال میں تحریک جدید کے چندوں کی مجموعی مقدار ۷ لاکھ ۹۰ ہزار روپے تک پہنچ جائے کیونکہ یہی وہ ٹارگٹ ہے جو حضور ایدہ اللہ نے نئے سال کے لئے مقرر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم پر رحم فرمائے اور وہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اُس کی اس نئی آواز پر جو اُسکے مقرر کردہ خلیفۂ برحق کی زبانِ فیض ترجمان کے ذریعہ ہم تک پہنچی ہے والہانہ لبیک کہیں اور اپنی انتہائی قربانیاں اُسکے حضور پیش کرکے اُسکی جناب میں سُرخرو ٹھہریں۔ آمین

اعلیٰ درجہ کی نیکیاں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضؓ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کے ماتحت نیک اعمال بجالانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے تھے اور نیک اعمال کے متعلق آنحضور سے اکثر دریافت کرتے رہتے تھے۔ انکی اس کیفیت کا حضرت ابوذر رضؓ کی درج ذیل روایت سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے :۔ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ وَالْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ قُلْتُ اَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَنْفَسُھَا عِنْدَ اَھْلِھَا وَاَکْثَرُھَا ثَمَنًا۔ قُلْتُ: فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ۔ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تَکُفُّ شَرَّکَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّھَا صَدَقَۃٌ مِّنْکَ عَلٰی نَفْسِکَ۔ (مسلم کتاب الایمان)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پُوچھا عملوں میں سے کونسا عمل افضل ہے؟ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا اور اسکے راستہ میں جہاد کرنا۔ پھر مَیں نے پوچھا قربانیوں میں سے کونسی قربانی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا جانوروں میں سے جو مالک کو زیادہ پسند ہو اور زیادہ قیمتی ہو۔ مَیں نے عرض کیا اگر مَیں ایسا نہ کر سکوں تو پھر کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کسی کام کرنیوالے کی مدد کر یا وہ اناڑی جو اپنا کام اچھی طرح نہیں کر سکتا اس کا ہاتھ بٹا۔ مَیں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اگر میں اس کام کو بھی پوری طرح نہ کر سکوں۔ آپؐ نے فرمایا لوگوں کو نقصان پہنچانے سے بچ کیونکہ یہ بھی تیری طرف سے ایک طرح کا صدقہ ہے اور تیرے لئے فائدہ مند۔ حضرت ابوذرؓ نے کم سے کم معیار کی نیکی کے بارہ میں محض اس نیت سے پوچھا کہ تا اس کا بھی علم ہو جائے ورنہ نیت انکی اعلیٰ درجہ کی نیکیوں کے متعلق دریافت کرنا تھی۔ صحابہ کرامؓ کی خواہش یہی ہوتی تھی کہ انہیں اعلیٰ درجہ کی نیکیاں بجالانے کی توفیق ملے اور اسی لئے وہ ایسی نیکیوں کے متعلق کرید کرید کر دریافت کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے وہ صحیح معنوں میں سابق بالخیرات تھے۔

نصرتِ الٰہی کے مستحق

ایک مومن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ہر آن طلبگار رہتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر وہ کسی قسم کی کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ حصولِ نصرتِ الٰہی کے بہت سے ذرائع ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ درج ذیل حدیث میں بیان ہوا ہے :۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَبْغُوْنِیْ فِی الضُّعَفَاءِ فَاِنَّمَا تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَائِکُمْ

(بخاری کتاب الجہاد)

یعنی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بیان فرماتے ہوئے سُنا کہ کمزوروں میں مجھے تلاش کرو یعنی مَیں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی مدد کرکے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی مدد کی وجہ سے ہی تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اُسکے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

جو لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی مدد اُن کے شامل حال ہو ان کے رزق میں برکت پڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی انہیں حاصل ہو، انہیں چاہیئے کہ وہ غریبوں کی حاجت روائی کے ذریعہ ان کی مدد کریں۔ غریبوں کی مدد کرنا ان کے کام آنا اور ان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا ایک ایسی نیکی ہے جو انسان کو نصرتِ الٰہی کا مستحق بناتی ہے۔ وہ لوگ جو پُورے تعہد کے ساتھ یہ نیکی بجالاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی جناب میں نصرتِ الٰہی کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزوں کا اہم مقصد اطاعت نظام اور مساوات کا قیام ہے

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

رمضان المبارک کا چاند نکلتے ہی اسلامی معاشرہ میں ایک انقلابی پیغام کی آواز سنائی دیتا ہے۔ مشرق و مغرب میں فرزندان اسلام روزہ کے احکام اور قواعد و ضوابط کی پابندی کرنے کا عہد کرتے ہیں روزہ کیا ہے؟ اور کیوں رکھا جاتا ہے؟ اسلام نے اس کو بطور رکن اور ستون کے کیوں قرار دیا۔

روزہ اس پابندی کا نام ہے جس میں انسان کو ظاہری طور پر ایک وقت مقرر سے دوسرے وقت مقرر تک اپنے جذبات اور خواہشات کی قربانی پیش کرنی ہوتی ہے روزہ دار کے سامنے ہر قسم کی چیزیں موجود ہوتی ہیں۔ اس کے سامنے پانی موجود ہے۔ پیاس محسوس ہو رہی ہے گلہ خشک ہو رہا ہے مگر اس کے لئے ایک وقت مقررہ تک یہ پانی بمنزلہ حرام کے ہے انسانی نفس ایک چیز کی خواہش کرتا ہے۔ مگر حکم ربانی ارشاد رسول اور رضاء الٰہی مانع ہے کہ وہ اپنی خواہش کو پورا کرے۔ چائے۔ سگریٹ پان کے عادی لوگ اور وہ اشخاص جن کی زبان چسکوں کی رسیلی ہوتی ہے ان پر رمضان میں کیا گزرتی ہے؟ اس ساری پابندی اور ممانعت کے پیچھے اخلاقی فلسفہ اور بلند و بالا تعمیری مقصد کارفرما ہے ظاہری طور پر روزہ دار کو بھوکا اور پیاسا رہنا پڑتا ہے۔ مگر روزہ کی تکمیل اس سے نہیں ہوتی آنحضرت صلعم فرماتے ہیں

من لم یدع قول الزور
والعمل بہ فلیس للّٰہ
حاجۃ ان یدع طعامہ
وشرابہ (البخاری)

جو شخص جھوٹ بولنے اور اس پر عمل کرنے سے نہیں رکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس امر کی ہرگز ضرورت نہیں کہ ایسا آدمی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ جھوٹ جو گناہوں اور معاصی کا بنیادی سبب ہے اسلئے اس کا یہاں بالخصوص ذکر کیا ہے۔ ناجائز وسائل سے روپیہ کمانا۔ رشوت دینا لینا یا دلوانا عدالتوں میں جھوٹی شہادت دینا۔ کسی کے حقوق کو غصب کر کے اور ایسے شخص کو حقوق دلوانا جو اس کا مستحق نہیں ہے ایسے اشخاص کے لئے روزہ کا کیا فائدہ؟ لفظ الزور کے معنے جہاں جھوٹ شرک اور باطل کے ہیں۔ وہاں اس کے معنے مجلس الغنا گانے اور موسیقی کی مجالس اور سوسائٹی کے بھی ہیں۔ ان معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس حدیث کا یہی مقصود ہے کہ روزہ کا مقصد انسان کے دل و دماغ۔ آنکھ اور جملہ اعضاء پر عملی پابندی کا نام ہے۔ روزہ کے قواعد اخلاقی ٹریننگ کا نام ہے دراصل یہ ٹریننگ ایک ماہ کا ریفریشر کورس ہے اس لحاظ سے رمضان کے روزے اخلاقی انقلاب کا باعث ہیں ہاں ایسے اخلاق جو معاشرہ میں تعمیری کردار کا سبب ہوں ہر شخص سکون کی زندگی گزارے اور اس میں ہر طرف اعتماد کی فضاء ہو نہ کہ دھوکہ بازی۔ رشوت ملاوٹ۔ جھوٹ۔ کم تولنا۔ بغض و کینہ اور عداوت کے مظاہر ہوں۔

(۲)

اسلام میں شرعی عذر کے بغیر روزہ چھوڑنا سراسر گناہ ہے اور آنحضرت نے اس کے متعلق انتہائی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے:۔

مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِّنْ رَمَضَانَ
مِنْ غَیْرِ رُخْصَۃٍ وَّلَا مَرَضٍ
لَمْ یَقْضِ عَنْہُ صَوْمُ الدَّھْرِ
کُلِّہٖ وَاِنْ صَامَہٗ۔
(ابوداؤد)

جو آدمی شرعی رخصت اور بیماری کے بغیر ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو یہ اتنا بڑا (گناہ ہے) کہ اگر اس کی بجائے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کی تلافی نہیں کر سکتے۔

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ روزوں کا بنیادی مقصد ایک نظام کی اطاعت ہے اور امیر و غریب میں یکسانیت پیدا کرنا مطلوب ہے اور انفرادیت سے اس اجتماعیت کو پیدا کرنا مقصود ہے جس میں مساوات کی روح پیدا ہو۔ آج دنیا میں امیر و فقیر مزدور و آقا افسر و ماتحت کے درمیان ایک ایسی خلیج پیدا ہو چکی ہے جس نے سوسائٹی کے امن کو بکھیر منتشر کر دیا ہے امیر فقیر کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے روزہ کا فلسفہ ہی یہ ہے کہ تمام طبقات میں وحدت علمی و فکری پیدا ہو اور اس میں کسی قسم کا امتیاز نہ ہو۔ ہمارے معاشرہ کی اجتماعی امراض اور نقائص کا علاج روزہ میں ہے اور امیر و غریب کے درمیان جو غلط امتیاز اور اس کے نتیجہ میں جو تنازعات پیدا ہوتے ہیں اس کا عملی تریاق روزہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

اَلصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ
وَالصَّبْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ

روزہ تو آدھا صبر اور صبر کرنا ایمان کا نصف حصہ ہے۔

اگر صبر جیسی خوبی انسان میں پیدا ہو جائے تو بہت سی مشکلات حل ہو جاتی ہیں صبر انسان کو ایثار۔ اور قربانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور انانیت ختم ہو جاتی ہے۔ صبر سے بردباری پیدا ہوتی ہے اور صبر و ضبط کا بہترین ریفریشر کورس روزہ ہے۔

اگر قوم کے امراء اور اصحاب ثروت روزہ رکھیں گے۔ وہ امراء جن کے سامنے نوکر دن میں کئی مرتبہ کھانے۔ مشروبات اور فواکہ پیش کرتے ہیں اور ان کی میزوں پر قسما قسم کے مرغن لذیذ کھانے ہوتے ہیں اور معمولی سی تکلیف پر ان کے لئے پرہیزی اعلیٰ خوراک تیار ہوتی ہے ایسے امراء جب روزہ رکھتے ہیں تو بھوک اور پیاس ان کو احساس دلاتی ہے اور ان کی حس اس وقت میں انتہائی تیز ہو جاتی ہے ان کی ضمیر اس روزہ کی عبادت میں سوال کرتی ہے کہ ہماری قوم کے پسماندہ اور فقراء کا کیا حال ہو گا جن کو کھانے کے لئے میسر نہیں ہے مساکین اور محتاجوں پر کیا گزرتی ہوگی جو حرکت کرنے کے قابل نہیں اس قسم کی حالت میں انسان غریب پروری کے ذریعہ فقراء کی خدمت کر کے اجر عظیم حاصل کر سکتا ہے یہ روزہ غریب پروری کے لئے عملی محرک ہے۔

روزہ جہاں عبادت ہے۔ جبکہ نوافل کی ادائیگی۔ نماز تہجد۔ تلاوت قرآن کریم درس قرآن یہ رمضان المبارک کے روحانی تحفے ہیں۔ وہاں یہ مہینہ غرباء کے اقتصادی حقوق کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ غریب پروری خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے:۔

عن ابن عباس قال کان
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
اجود الناس بالخیر وکان
اجود ما یکون فی رمضان
کان جبریل یلقاہ
کُلَّ لیلۃ فی رمضان
یعرض علیہ النبیُّ
صلّی اللّٰہ علیہ وسلم
القراٰن فاذا لقیہ
جبریلُ کان اجود
بالخیر من الریح
المرسلۃ۔
(البخاری)

حضرت عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم مال کی سخاوت کرنے میں سب سے زیادہ سخی تھے رمضان المبارک میں آپ کی یہ عادت اور بھی زیادہ ترقی کر جاتی رمضان کی ہر رات میں جبریل آپ سے ملا کرتے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ان کو قرآن مجید کا دور سنایا کرتے تھے۔ جب حضرت جبریل آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت اور خیرات خدا کی بھیجی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ ہوا کرتی تھی۔

الغرض یہ مبارک مہینہ فرزندان اسلام کے نام اخلاقی۔ اقتصادی۔ اجتماعی اور روحانی پیغام لے کر آتا ہے۔

روزہ کی اہمیت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

اُذکرُوا مَوتَاکُم بالخَیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ مرحومہ کی یادیں

(محترمہ عفت چوہدری صاحبہ بنت چوہدری محمد اشرف صاحب کامونکے ضلع گوجرانوالہ)

میری پیاری باجی ۱۶ فروری کو اپنے محبوب شوہر ڈاکٹر منور احمد صاحب کے جنازہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کرنے کے لئے جاتے ہوئے حادثہ میں شہید ہو گئیں اور دونوں میاں بیوی ایک ساتھ قبر میں گئے باجی قطعہ شہداء میں دفن کی گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون

باجی! چوہدری محمد منیر آف گھٹیالیاں کی پوتی چوہدری عبدالقادر صاحب وکیل آف فیروز والہ) مرحوم کی نواسی اور چوہدری محمد اشرف صاحب کی خوب سیرت و خوبصورت صاحبزادی تھیں باجی بچپن ہی سے نہایت ذہین اور نیک سیرت تھیں چونکہ پلوٹھی اولاد تھیں اس لئے امی جان اور اباجان انہیں زیادہ عزیز رکھتے تھے ان کی پیدائش پر اباجان نے ان کا نام بڑے پیار سے کلثوم تجویز کیا۔ بچپن میں دادا جان اسے پیار سے "صالح بیٹی" کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ اور اباجان اکثر کہا کرتے تھے "میری بیٹی ایم اے کرے گی" چونکہ ان دنوں ابھی خاندان میں تعلیم اس قدر عام نہ تھی اس لئے ایم اے کرنا ایک بڑی بات سمجھی جاتی تھی۔

امی جان کا کہنا ہے کہ باجی دو تین سال ہی کی عمر میں الحمد شریف زبانی سنایا کرتی تھیں۔ اور سات ہی سال کی عمر میں پورا قرآن مجید ناظرہ ختم کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ اپنی دوسری تعلیم میں بھی ہمیشہ نمایاں کامیابی حاصل کرتی رہیں۔ آٹھویں کلاس میں وظیفہ حاصل کیا اور میٹرک میں اپنے ضلع میں فرسٹ پوزیشن حاصل کر کے اپنے سکول کا نام روشن کیا۔ اس کے بعد ایف ایس سی میں بھی وظیفہ حاصل کیا۔ بی ایس سی آنرز اور ایم ایس سی نیوکیمپس سے کی۔

ایم ایس سی کرنے کے ایک سال بعد باجی کی شادی ڈاکٹر منور احمد صاحب ایف آر سی ایس۔ ماہر امراض چشم (مرحوم) سے ہوئی۔ جو ان دنوں لندن میں ابھی زیر تعلیم تھے۔ باجی نکاح کے بعد لندن چلی گئیں۔ ایک سال بعد ایک پھول سی بچی کو جنم دیا۔ اور پھر کچھ عرصہ بعد دونوں میاں بیوی واپس پاکستان آگئے۔ پاکستان پہنچنے کے چند ہی ماہ بعد ایک نہایت ہی خوبصورت بیٹے کو جنم دیا۔ جس کا کہ باہمی مشورے سے عمر نام رکھا گیا اس کے بعد ہمارے بہنوئی کو سعودی عرب میں ملازمت مل گئی چنانچہ وہ حضور سے اجازت پاکر سعودی عرب چلے گئے۔ کچھ عرصہ بعد باجی بھی ریاض چلی گئیں۔ اور پہلے ہی سال مع دونوں بچوں کے حج کا فریضہ ادا کیا باجی نے پہلی دفعہ اور بہنوئی مرحوم نے دوسری دفعہ حج کیا تھا اس کے بعد اگلے سال دوسرا بیٹا پیدا ہوا جس کا دونوں نے عاصم نام رکھا۔ عاصم ابھی دو ہی ماہ کا تھا کہ حج کا شوق انہیں پھر کھینچ کر مکہ لے گیا۔ اور یہ چھوٹا سا قافلہ حج کے لئے چل نکلا۔ مگر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ طائف کے قریب کار کے حادثہ میں اس عظیم عورت نے اپنے دونوں جگر پاروں اور ایک قابل قدر شوہر کو کھو دیا۔ اور دونوں ماں بیٹی بال بال بچ گئیں۔ یہ چھوٹا سا قافلہ جو کہ چند ہی لمحات پہلے حج کے لئے رواں دواں تھا۔ اچانک لٹ گیا۔ میں قربان جاؤں اس عورت کے کہ جو اس کے باوجود زندہ رہی۔ مگر خدا تعالیٰ کو اس کی دکھ بھری زندگی منظور نہ تھی۔ بلکہ ابھی کچھ کام کروانے مقصود تھے۔ چنانچہ پاکستان پہنچنے کے بعد اگلی ہی صبح میری پیاری باجی کے لئے موت کا پیغام لے کر آگئی۔ ہم سب بہن بھائی ایک غمگسار اور ہمدرد بہن اور عائشہ ایک شفیق ماں کے سایہ سے محروم ہو گئی معصوم بچی جو کہ چند ہی روز قبل اپنے پیارے باپ کو ترس رہی تھی دوسرے بڑے سہارے سے بھی محروم ہو گئی۔ ہم پر دکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور عائشہ روز شام ڈھلے تک امی کا انتظار کرنے لگی مگر امی نے نہ آنا تھا نہ آئی۔ وہ تو اس دنیا کے شور و شر سے دور پرسکون نیند سو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان پر اپنی رحمتوں کی بارش برسائے۔ اور ہمیں صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

باجی شروع سے ہی نہایت سمجھدار اور فہیم تھیں صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں ایک اس کی عادت جس سے کہ ہم سب بہت متاثر تھے یہ تھی کہ وہ نماز توجہ سے کہ اس کا حق ہے ادا کرتی تھیں۔ یعنی نماز نہایت توجہ اور التزام سے پڑھتی تھیں۔ غریب پرور حد سے زیادہ تھیں۔ گھر کی نوکرانیاں اور جمعدارنیاں اُن سے بہت خوش رہتیں۔ باجی چونکہ سب سے بڑی تھیں اس لئے سب بہن بھائیوں سے بے حد محبت کرتیں اور ان کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھیں اپنے بھائیوں کی تعلیم کے بارہ میں اکثر بہت فکر مند رہتی تھیں۔ ہر معاملے میں اپنے بہن بھائیوں کو سمجھاتیں۔ الغرض ہمارے لئے تو وہ ایک بہت ہی قیمتی سہارا تھیں۔ اُن کو خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ تھا ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کی رضا چاہتیں۔ جتنا بھی عرصہ لندن میں مقیم رہیں اپنے سب ملنے والوں کو احمدیت کی تبلیغ کرتی رہیں۔ ایک دو انگریز لڑکیوں کو تو بہت متاثر کیا۔ دین کے ہر رکن پر سمجھ کر عمل کرتی تھیں قرآن مجید ترجمہ سے سیکھ رہی تھیں۔ اکثر کہتیں قرآن مجید بغیر ترجمہ کے پڑھنا کوئی معنے نہیں رکھتا ترجمہ پڑھنے کی ہم سب کو تلقین کرتی تھیں احمدیت کی غرض و غایت سے بخوبی واقف تھیں اور اپنے ہر بھائی کو احمدی مجاہد بنانا چاہتی تھیں۔ اور خود بھی دین کی خدمت کی تڑپ رکھتی تھیں۔ جس کے ثبوت میں میں اس کا آخری خط کا ایک اقتباس پیش کرتی ہوں۔

"اکثر دل میں سوچتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے ہو کر رہیں۔ اور اُسی پر توکل کریں اور کوشش کریں تو وہ کبھی مایوس نہیں کرتا اور انتہائی مہربان رہتا ہے۔ مثلاً اس دفعہ وہ کسی ڈاکٹر کو بھی ایگریمنٹ (AGREEMENT) نہیں دے رہے تھے سب ڈاکٹروں نے بغیر اضافہ کے معاہدے RENEW کئے ہیں۔ اگرچہ سب نے کافی داد ویلا کیا۔ صرف منور ایک ایسا ڈاکٹر ہے کہ جس کو انہوں نے ۴۰۰ ریال اضافہ دینا منظور کر لئے ہیں اور اب سب دوسرے ڈاکٹر اُن کو تنگ کر رہے ہیں کہ تم نے اسے کیوں دیئے۔ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ ... وہ ہمارا معاہدہ ختم ہونے پر فوراً نکال دیں گے۔ مگر قدرت کے کام دیکھو صرف معاہدہ ہی RENEW نہیں ہوا بلکہ سب سے زیادہ عزت افزائی یہ ہوئی کہ اضافہ بھی منظور ہو گیا۔ اسطرح جب میرے دین کا حکم تھا تو قدرت نے معجزانہ رنگ میں میری یہاں آنے کی خواہش پوری کی ... مجھے یہ سخت احساس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم گنہگاروں پر کس قدر مہربانیاں کرتا ہے اور دل سے یہ خواہش بار بار دعا بن کر نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس قابل بنائے کہ ہم کوئی نیک کام کر سکیں علاوہ کی وجہ سے اس دفعہ حج کا پروگرام نہیں تھا۔ اب منور نے سوچا ہے کہ کر ہی لیں کیونکہ اگر امریکہ کا پروگرام بن گیا تو یہ ہمارا آخری موقع ہوگا مقدس جگہیں دیکھنے کا۔ اس احساس سے ابھی سے میری آنکھوں میں آنسو آرہے ہیں اور دل چاہتا ہے کہ وہاں خدا کے گھر کے ارد گرد دعا کروں کہ ہمیں کسی نیک کام کے قابل بنائے جو بڑے بڑے انسان ہوتے ہیں کوئی قوم کی خدمت کرتا ہے کوئی ملک کی کوئی دین کی۔ مجھے تو اپنی زندگی بے معنی سی لگتی ہے اب میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہو رہی ہے کہ کسی طرح ہم بھی خدا کے دین کے لئے کوئی کام کریں۔

اس قسم کے احساسات صرف اپنے لئے ہی نہیں آپ سب کے لئے ہوتے ہیں ایسی زندگی گزارنا جو کسی لحاظ سے بھی بہتر نہ ہو خدا تعالیٰ کے نزدیک احسن نہیں۔ دین اور دنیا دونوں میں معراج یعنی بلند ترین مقام پانا ہماری زندگی کا مقصد ہے اگر ہم دنیاوی لحاظ سے بہتر ہوں گے تو دین کی بھی بھی خدمت کر سکیں گے اور اگر ہم خدا تعالیٰ کی خواہش کے مطابق اپنے آپ کو بنانے کی پوری کوشش کر رہے ہوں تو وہ ہر قدم پر ہماری مدد کرتا ہے اور بلکہ جیسا کہ میں نے میں نے اوپر بتایا ہے ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے اس لئے میں تم سب سے التجا کرتی ہوں اپنے آپ کو بیدار کرو جانوروں کی طرح معمولی اور گمنام زندگی گزارنے کی بجائے کچھ بننے کی کوشش کرو ہماری جماعت ایک معمولی سی جماعت ہے غریب اور تھوڑی۔ ہماری جماعت کا ایک ایک فرد خواہ وہ عورت ہو یا مرد ہر ایک کو چاہیئے کہ وہ انسانی بلندی و اقدار اور اس کے رسول کے بیان کردہ اخلاقی و اقدار کا ایٹم بم ہو جس طرح ایٹم بم چھوٹا سا ہوتا ہے مگر اس کی بے انتہا قوت و طاقت کتنی دشمنوں پر اثر انداز ہوتی ہے اس طرح ہم بھی ہوں ہم میں سے ایک ایک کو چوہدری ظفر اللہ خان ..... اور دوسرے غیر معمولی انسانوں کی طرح بن جانا چاہیئے۔ میں خدا تعالیٰ کے گھر اگر پہنچی تو آپ سب کے لئے رو رو کر دعا کروں گی کہ ہم سب کو دینی و دنیوی معراج عطا کرے اپنے بھائیوں کے لئے تو خاص طور پر میری شدید خواہش ہے کہ وہ لائق ہوں قابل ہوں اور بلند تر مقام پر پہنچیں ابھی دیکھو خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے گھر کو دیکھنے کے لئے لوگ تمام عمر ترستے رہتے ہیں۔ اور تمام عمر کی پونجی اکٹھی کر کے آخر بڑھاپے میں مشکل سے موقعہ ملتا ہے ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ اس عمر میں دیکھ لیا اور اُس ملک میں رہنے کا موقعہ ملا"

ترسیل زر اور انتظامی امور
سے متعلق
مینجر
الفضل
سے خط و کتابت کیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلانِ سالِ نو تحریکِ جدید اور عہدیدارانِ جماعت کا فرض

عسر ہو یسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو
کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۹ اخاء (اکتوبر) کو تحریک جدید کے سال نو کا اعلان فرما دیا ہے۔ اور تین سال پہلے کا مقرر فرمودہ ٹارگٹ وعدہ جات بقدر سات لاکھ نوے ہزار روپیہ کی یاد دہانی فرمائی ہے۔

اس کا تقاضا ہے کہ پاکستانی جماعتیں آئندہ سال کے وعدے مجموعی طور ۳۳ فی صد اضافہ کے ساتھ اپنے مقدس امام کے حضور پیش کریں اور اس سال ٹارگٹ پورا کرنے کا شرف حاصل کر کے رہیں۔ وعدہ جات کے فارم بذریعہ ڈاک جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ تاہم وضاحتاً تحریر ہے کہ فارم نہ ہوں تو سادہ کاغذ پر بھی وعدے بھجوائے جا سکتے ہیں اس کے ساتھ ہی ختم ہونے والے سال کا بقایا چندہ بھی جلد از جلد وصول کر کے مرکز کو بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو مذکورہ بالا شعر میں بیان کردہ جذبہ کے ساتھ کام کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

چندہ وقفِ جدید کے سلسلہ میں انصار اللہ کی نہایت اہم ذمہ داری

وقف جدید کی تحریک سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی آخری اور جماعتی تنظیم و برکات کے لئے ایک اہم تحریک کی حیثیت رکھتی ہے زعماء و دیگر عہدیداران انصار اللہ کو اس امر کا فوری طور پر جائزہ لینا چاہیئے کہ کوئی بچہ بوڑھا مرد یا عورت ایسا نہ ہو۔ جو اس تحریک میں شرکت سے محروم رہے نیز حسب حیثیت وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کا بھی فوری طور پر جائزہ لیا جائے۔ اور اپنی مساعی کی باقاعدہ طور پر رپورٹ بھجوائی جائے۔ امید ہے جملہ عہدیداران و ارکان انصار اللہ اس الٰہی تحریک کے کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لے کر افضال و انعامات الٰہیہ کے وارث ہوں گے۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدام بھائیوں کی توجہ کیلئے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے" (نزول المسیح ص ۲۴)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ کی طرف سے نبوت (نومبر ۱۹۷۱ء) کے مہینہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "کشتی نوح" مطالعہ کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ ہر خادم کو پورے غور سے اس کتاب کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ مقامی طور پر اس ماہ کے اختتام پر خدام سے اس کتاب کا تحریری یا زبانی امتحان لیں۔ اور اس کی رپورٹ مرکز کو بھی بھجوائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کے والد شیخ محمد ابراہیم صاحب سخت بیمار ہیں اور کمزور ہو گئے ہیں احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔
(شیخ محمد اسحٰق سکھر)

۲۔ خاکسار ایک ماہ سے کھانسی نزلہ کی تکلیف میں مبتلا ہے احباب جماعت خاکسار کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (نیاز احمد ... پشاور)

ربوہ کا مشہور عام تحفہ
نور کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ مردوں اور عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے
قیمت:- سوا روپیہ
نور رشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انگلستان کے سو فی صد ادائیگی کرنے والوں کی فہرست

افریقہ میں اسلام اور عیسائیت کے درمیان جو آخری جنگ، لڑی جا رہی ہے اس کے لئے بہرحال فنڈز کی بھی ضرورت ہے مختلف ممالک کے مخلصین "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" میں فراخدلی سے حصہ لے رہے ہیں۔ انگلستان کے جن مخلصین نے سو فیصد ادائیگی کر دی ہے ان کی ایک اور فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی حضرات	رقم پونڈ	شلنگ
۷۱	مکرم عبدالحق صاحب ایمنی ہڈرزفیلڈ	۵۰	۰۰
۷۲	" عبدالکریم صاحب لنڈن	۲۰۰	۰۰
۷۳	مکرمہ مسز ناز صاحبہ لنڈن	۱۰	۰۰
۷۴	مکرم چوہدری محمد عبدالرشید صاحب لنڈن	۱۶۶	۰۰
۷۵	مکرمہ بیگم عبدالرحمٰن صاحب ناصر "	۵۰	۰۰
۷۶	مکرم اسماعیل الکبری و ناصر فرزند "	۵۰	۰۰
۷۷	" عبدالوہاب خان صاحب "	۱۰	۰۰
۷۸	مکرمہ بیگم الیاس ناصر صاحب "	۵۰	۰۰
۷۹	مکرم حنیف الرحمٰن صاحب "	۲۰۰	۰۰
۸۰	" افتخار احمد صاحب۔ پی آئی اے "	۵۰	۰۰
۸۱	" خواجہ محمد شریف صاحب "	۵۱	۰۰
۸۲	" محمد سلیم خان صاحب ووکنگ	۱۰۰	۰۰
۸۳	" ایوب احمد صاحب ندیم کنگسٹن	۵۰	۰۰
۸۴	مکرمہ بیگم رشیدہ ڈار صاحبہ لنڈن	۱۰	۰۰
۸۵	مکرم محمد افضل صاحب زکی کنگسٹن	۲۵	۰۰
۸۶	" شمیم احمد خلیل صاحب فرانس	۵۰	۰۰
۸۷	" عبدالباسط صاحب بی او اے سی۔ کراچی	۳۵	۰۰
۸۸	" ڈاکٹر منیر احمد صاحب رشید پاکستان	۲۰۰	۰۰
۸۹	مکرمہ ڈاکٹر طاہرہ نسرین صاحبہ برمنگھم	۲۵	۰۰
۹۰	مکرم خواجہ احمد صاحب کرائیڈن	۲۰۰	۰۰
۹۱	" عبدالماجد خان صاحب جلنگھم	۲۶	۰۰
۹۲	" محمد ادریس خان صاحب	۲۱۱	۴۹
۹۳	" افتخار امینی صاحب گلاسگو	۲۵	۰۰
۹۴	" مکرم شہاب الدین امینی صاحب گلاسگو	۲۰	۰۰
۹۵	" مرزا عبدالمجید صاحب گرین فورڈ	۱۰۰	۰۰
۹۶	" چوہدری اعجاز احمد صاحب ہڈرزفیلڈ	۵۰	۰۰
۹۷	" مبارک احمد صاحب کھوکھر۔ آکسفورڈ	۲۵	۰۰
۹۸	مکرمہ مسز امۃ الرفیق ملک صاحبہ برنلی	۵۰	۰۰

ایجنٹ صاحبان الفضل کی توجہ کے لئے ضروری اعلان

بل ماہ اکتوبر ۱۹۷۱ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ نومبر تک ضرور کر دیں (مینیجر الفضل)

دوائی فضل الٰہی نرینہ اولاد نوے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹۰ گولیاں ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست معتکفین مسجد مبارک ربوہ

۱۔ مکرم مولوی امام الدین صاحب صدر محلہ بڑہ
۲۔ ء وکیل محمد صاحب آرام باڑی آزاد کشمیر
۳۔ ء ملک منظور احمد خان صاحب سمن آباد لاہور
۴ ء مولوی عبدالرحمٰن صاحب ہزاروی
۵ ء ملک منور احمد صاحب جاوید قائد ضلع لاہور
۶ ء میاں مبارک احمد صاحب غلہ منڈی لائل پور
۷ ء چوہدری محمد اسلم صاحب باجوہ صدر چک ۳۳/ج سرگودہا
۸ ء قاضی عبدالرحمٰن صاحب دوالمیال
۹ ء منیر الدین صاحب شمس ربوہ
۱۰ ء مبارک احمد صاحب نجیب درجہ سادسہ ربوہ
۱۱ ء غلام احمد صاحب خادم ء
۱۲ ء امیر بیگ صاحب سید والا
۱۳ ء بشیر احمد صاحب صدیقی سیٹھالہ ضلع لائل پور
۱۴ ء قریشی فضل کریم صاحب سلطان پورہ لاہور
۱۵۔ چوہدری منور احمد صاحب چک ۲۶ اسلام آباد ضلع گجرات
۱۶۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب لائل پور
۱۷۔ ء رحیم داد صاحب سانگا ہزارہ
۱۸ ء میاں عبدالرحیم صاحب جہلم
۱۹ ء چوہدری نذیر احمد صاحب ۳۴/۲ سرگودھا
۲۰ ء چوہدری عصمت اللہ صاحب آف بہاولپور
۲۱ ء صلاح الدین صاحب ربوہ
۲۲ ء مبارک احمد صاحب شاہد سادسہ ربوہ
۲۳ ء حکیم سید عبدالہادی صاحب ربوہ
۲۴ ء امیر الدین صاحب لائل پور
۲۵ ء ماسٹر عطاء اللہ صاحب کالو گڑھی دارالعلوم غربی ربوہ
۲۶ ء محمد اکرم صاحب لائل پور
۲۷ ء منیر احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ
۲۸ ء علی حیدر صاحب ء
۲۹ ء نصیر احمد صاحب ء
۳۰ ء محمد اللہ صاحب قریشی ء

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

فطرانہ اور عید فنڈ

امراء کرام و صدر صاحبان سے گزارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایّام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ وخیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ وخیرات کی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کا ذریعہ ہے مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد و عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی لازم ہے اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ گزارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ۱/۴ حصہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوا دی جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے تاکہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ ازراہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرمادیں۔ یہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے والی خواتین

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

ذیل میں ان خواتین کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کو مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھنے کی اجازت دی گئی ہے یہ سب خواتین بیسویں روزہ کی صبح مسجد میں پہنچ جائیں۔ جن کے نام فہرست میں درج نہیں وہ نہ آئیں صرف ۲۰ خواتین کی ہی نظارت اصلاح وارشاد سے اجازت ملی ہے۔

اگر درخواست دینے کے باوجود کوئی خاتون نہ آ سکیں تو اطلاع دے دیں تا اس کی جگہ کسی دوسری خاتون کو دے دی جائے۔

۱۔ مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ سردار غلام مصطفیٰ صاحب کماس ضلع لاہور
۲۔ ء مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد حنیف صاحب امین آبادی دارالصدر غربی ربوہ
۳۔ ء امۃ اللہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ کراچی
۴۔ ء آمنہ بیگم صاحبہ زوجہ ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالیمن غربی ربوہ
۵۔ ء عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ محمد شاہ صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ
۶۔ ء حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء اللہ صاحب دارالرحمت غربی الف ربوہ
۷۔ ء ام ماموں صاحبہ۔ دارالصدر غربی ب ربوہ
۸۔ ء استانی سردار بیگم صاحبہ ربوہ
۹۔ ء ریشم بی بی صاحبہ والدہ بشیر احمد صاحب کارکن نظارت علیا ربوہ
۱۰ ء امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب دارالرحمت شرقی ب
۱۱ ء عنایت بی بی صاحبہ زوجہ اللہ مہر صاحب مرحوم لاہور
۱۲ ء امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ ملک محمد احمد خان صاحب لاہور
۱۳ ء خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ غلام الٰہی صاحب بدوملہی
۱۴ ء طالع بی بی صاحبہ والدہ مستری صلاح الدین صاحب گوجرانوالہ
۱۵ ء سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری خان محمد صاحب گھمن چک ۳۳ ج ضلع سرگودہا
۱۶ ء بیگم دوست محمد صاحب والدہ ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب تمر چڑانوالہ
۱۷ ء زینب بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب لائل پور
۱۸ ء اختر النساء صاحبہ ہمشیرہ قدرت اللہ صاحب کوئٹہ
۱۹ ء رشیدہ صاحبہ اہلیہ مولوی عبداللطیف صاحب لائل پور
۲۰ ء رشیدہ ارشد صاحبہ دختر ڈاکٹر محمد احسان صاحب سیالکوٹ۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۱/۱۵ یوم ہیر بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

[illegible] تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

[illegible] کم معیار بھرتی:۔

قد = ۵ فٹ ۴ انچ وزن = ۱۰۷ پونڈ
چھاتی = ۳۲ - ۳۰ تعلیم = ۳ جماعت
عمر = ۱۷ سے ۳۰ سال

درخواست دعا

عاجز کا لڑکا [illegible] خرابی معدہ کی وجہ سے [illegible] بیمار ہے۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ عنایت اللہ 230 A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

[illegible] ۹۹۴۶

[illegible] نمبر ایل ۵۲۵۷